السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا سوال ایسے موضوع کے متعلق ہے جس کی وجہ سے مجھے کچھ عرصہ سے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑرہا ہے تقریباً ایک برس سے مجھے طلاق ہوچکی ہے اور میرا کوئی بچہ بھی نہیں اب اس واقعہ کو ایک برس مکمل ہواچکا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ:

جس سے میری شادی ہوئی تھی میں اسے شادی سے پہلے بالکل نہیں جانتی تھی اس سے میں نے صرف اس لیے شادی کی تھی کہ میرے والدین کا خیال تھا کہ وہ میرے لیے مناسب رہے گا۔ جو کچھ میرے ساتھ ہوچکا سو ہوچکا۔ میں نے سوچا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ میں جس سے شادی کروں اسے شادی کرنے سے قبل جان لوں میرا یہ کوئی مقصد نہیں کہ میں اس کے ساتھ عہدوپیمان کرتی رہوں اور اس کے ساتھ گھومتی پھروں۔ بلکہ صرف یہ مقصد ہے کہ اس سے بات چیت اور تعارف ہوجائے تاکہ مجھے یہ علم ہوسکے کہ وہ میرے لیے مناسب بھی ہے کہ نہیں؟

میں جس نکتے کی وضاحت کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنے جذبات مجروح نہیں کرنا چاہتی یا پھر یہ نہیں چاہتی کہ ایک بار پھر میرا معاملہ طلاق پر جاکر ختم ہو میرا سوال ہے کہ آیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ لڑکی اپنے لیے خاوند اختیار کرکے اس سے شادی کرے؟ مجھے اس موضوع کی وضاحت کی اشد ضرورت ہے آپ کے تعاون پر آپ کی قدر کرتے ہوئے آپ کی مشکور ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ بیٹی کی شادی کے وقت والد اس سے اجازت لے خواہ وہ کنواری ہو یا شوہر دیدہ اور لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ رشتہ کے لیے آنے والے مرد کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف طریقوں سے اس کے بارے میں پوچھا جاسکتا ہے مثلاً لڑکی اپنے قریبی رشتہ داروں کو یہ کہے کہ وہ اس مرد کے دوست احباب سے اس کے متعلق معلومات حاصل کریں کیونکہ دوسروں کی بہ نسبت اس کے دوست احباب جو اس کے قریب رہتے ہیں اس کے متعلق زیادہ معلومات رکھتے ہوں گے۔ اور اس کی ایسی باتوں سے آگاہ ہوں گے۔ جو باقی لوگوں کے علم میں نہیں ہوتیں۔

عقد نکاح سے قبل لڑکی کے لیے کسی بھی حالت میں لڑکے کے ساتھ خلوت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی اس کے سامنے بے پردہ ہوکر آنا جائز ہے اور یہ بھی معروف ہے کہ اس طرح کی ملاقاتوں میں لڑکے کی اصلیت اور طبیعت واضح نہیں ہوتی بلکہ وہ تکلف اور تصنع سے کام لیتا ہے اگر وہ لڑکی اس کے ساتھ خلوت بھی کرلے اور باہر بھی چلی جائے پھر بھی اس کی شخصیت اور حقیقت واضح نہیں ہوسکتی۔

بہت سی لڑکیاں اپنے منگیتروں کے ساتھ باہر نکلنے کی معصیت کرنے کے باوجود بھی کچھ حاصل نہیں کرسکیں بلکہ ان کے اس کام کا انجام انتہائی تکلیف دہ رہا نہیں سوائے معصیت وگناہ آپ اس کے سامنے پیش کرنے کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ کتنے ہی شیریں زبان میں کلام کرنے والے اپنی منگیتر کے جذبات سے کھیلتے اور اسے باہر لے کر نکلتے ہیں جس میں وہ اسے اپنا اچھا پہلو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب آپ اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھیں اور اس کے حالات کے بارے میں دوسروں کے احساسات حاصل کریں تو کچھ مختلف قسم کا پہلو سامنے آئے گا۔

اس لے منگیتر کے ساتھ خلوت اور اس کے ساتھ نکلنے سے بھی یہ مشکل حل نہیں ہوگی اگر ہم یہ فرض کریں کہ اس میں یہ فائدہ تو ہے کہ اس کی شخصیت نکھر کر سامنے آجاتی ہے تو ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس پر گناہ مرتب ہوتے ہیں ان کا نقصان اس فائدے سے بہت ہی زیادہ ہے اسی لیے شریعت اسلامیہ نے اجنبی مرد کے ساتھ خلوت اختیار کرنے سے منع کیا ہے اور منگیتر بھی اجنبی ہی ہے۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ایک بہت ہی اہم معاملہ نہ بھولیں۔ وہ یہ کہ شرعی عقد نکاح کے بعد رخصتی کے قبل عورت کے پاس بہت وقت ہوتا ہے کہ وہ مرد کی شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور اس کے بارے میں جس چیز کی تحقیق کرنا چاہے کرلے۔ کیونکہ نکاح کے بعد وہ اس سے خلوت بھی کرسکتی ہے اور اس کے ساتھ باہر گھومنے بھی نکل سکتی ہے اگر اس عرصہ میں کسی ایسے معاملے کا انکشاف ہو جائے جسے وہ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تو اس سے خلع حاصل کرسکتی ہے لیکن جب عقد نکاح سے قبل اس کے بارے میں اچھے طریقے سے معلومات اکٹھی کرلی جائیں اور اور لوگوں اس کے اقرباء اور دوست احباب سے پوچھ لیا جائے تو پھر غالب طور پر نتیجہ اچھا ہی نکلتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ آپ کے لیے اچھائی اور بھلائی اختیار کرے اور آپ جہاں بھی ہوں آپ کے لیے آسانی پیدا فرمائے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص201